تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

March 13 2024

پریس ریلیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں نئے قانون تعزیرات اور معلومات تحفظ قوانین سے متعلق گول میز کانفرنس کا انعقاد

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبہ قانون نے 'نیوگیٹنگ دی کمپلیس سیٹیز ان کرمنل ایڈمنسٹریشن ان ایڈاپٹنگ ٹو دی ڈائنامکس آف دی نیو کرمنل اینڈ ڈیٹا پروٹیکشن لاز' کے موضوع پر ایک گول میز کانفرنس منعقد کی۔اس کا مقصد فعال قانونی ماحول کی جانب سے پیش کردہ مواقع اور چیلنجز کا تجزیہ اوران پر تبادلہ خیال کے لیے ماہرین کو موقع فراہم کرنا تھا۔

اس گول میز کانفرنس کا انعقاد حال ہی میں ڈیجیٹل پرسنل ڈیٹا پروٹیکشن (ڈی پی ڈی پی) ایکٹ دو ہزار تیئس کے قانون بننے اور تین نئے قوانین یعنی بھارتیہ نیایہ سنہتا، دو ہزار تیئس (بی این ایس) بھارتیہ سورکشا سنہتا دو ہزار تیئس (بی این ایس ایس) کے اور بھارتیہ ساکشیہ ادھینیم دو ہزار تیئس کے تعارف سے ہندوستانی قانون تعزیرات کی جدید کاری کے تناظر میں کیا گیا ہے۔کیوں کہ ہندوستان سے ان قوانین کو متعارف کرا کر ڈیجیٹل عہد میں معلومات کے تحفظ اور قانون تعزیرات کی پیچیدگیوں کو حل کرنے کی سمت میں اہم اقدامات کیے ہیں۔

جناب شیوم کمار جادوں اور محترمہ زوبیا ریحان کے پرجوش استقبال سے پروگرام کا آغاز ہوا اورانھوں نے مباحثے کے شرکا کا تعارف پیش کیا۔فیکلٹی کے پروبونو کلب کے طلبہ نے شرکائے بحث کو خیر مقدم اور ستائش کے طور پر پودے پیش کیے۔فیکلٹی آف لا کے ڈین پروفیسر (ڈاکٹر) کہکشاں وائی دانیال نے کلیدی خطبہ دے کر بعد کے پربصیرت مباحثے کے لیے فضا ہموار کردی۔

کانفرنس کا اہم مقصد قانون، ٹکنالوجی اور سماج کے نقطہ تقاطع پر اہم مباحثے کے لیے آسانی پیدا کرنا تھی۔ایسا مباحثہ جو نئے قانون تعزیرات اور ڈاٹا پروٹیکشن لاز کے تناظر میں بڑھتے ہوئے ڈیجیٹائزیشن کے اس دور میں حقوق، آزادی اور افراد کو تحفظ فراہم کرے۔شرکائے مباحثہ میں سے ایک یو ایس ایل ایل ایس گرو گوبند سنگھ اندر پرستھا یونیورسٹی کی پروفیسر اپا گوتم نے کہا کہ بی این ایس ایس سے پولس کو حد سے زیادہ اختیارات دیئے گئے ہیں۔نئے قوانین کے متعارف ہونے سے مزید کنفوژن پیدا ہوگا جس سے وکلا کے ساتھ بعض ساجھے داروں کا فائدہ ہوگا اس صورتحال کو انھوں نے 'جرم کی معیشت' سے تعبیر کیا۔

جواہر لعل نہرو یونیورسٹی کے ایک دوسرے شریک بحث پروفیسر پی۔ پونیتھ نے ڈاٹا پروٹیکشن قوانین کے تناظر میں نجی

زندگی اور سرکار کی ضرورت کے درمیان حد فاصل برقرار رکھنے پر زور دیا۔ آئینی قوانین کی فقہ اور اس کے اصولوں کو حوالہ دیتے ہوئے انھوں نے اس کا اعادہ کیا کہ ’ضمانت قانون ہے اور جیل ایک استثنائی صورت‘

جناب اوم پرکاش ویاس سابق جوائنٹ رجسٹرار (قانون) نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن (این ایچ آرسی) نے متاثر مرکوز فوجداری انصاف انتظامیہ کی اہمیت اجاگر کی۔ اس سلسلے میں انھوں نے این ایچ آرسی کی متاثر مرکوز اپروچ کا بھی ذکر کیا۔

وکیل سنجے وشسٹا، سپریم کورٹ، انڈیا، نے نئے قانون تعزیرات کے نفاذ کے سلسلے میں شکوک وشبہات کا اظہار کیا کیوں کہ اس سے ججوں اور وکلا کے درمیان نئے اور پرانے قوانین سے ایک ساتھ نمٹنے کے دوران زیادہ کنفیوژن پیدا ہوگا اور کہا کہ ان قوانین کو مرحلہ وار طریقے سے نافذ کیا جانا چاہیے۔ انھوں نے مزید کہا کہ نئے قوانین کے نفاذ کے لیے پولس اور دیگر ساجھے داروں کی ٹریننگ ہونی چاہیے۔

سید محمد ہارون، رسرچ فیلو، سافٹ ویئر فریڈم لا سینٹر نے کہا کہ برقی شواہد کے مقدمات میں تحویل کے سلسلے کو برقرار رکھنے میں تکنیکی چیلنجز ہیں جن پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے فرضی برقی شواہد کی روک تھام کے لیے میٹا ڈاٹا، واٹر مارک، ہیش ڈاٹا یا ہیش ویلیو کے استعمال کا مشورہ دیا۔ بدقسمتی سے اس سلسلے میں ڈی پی ڈی پی ایکٹ مفصل تحفظ فراہم نہیں کرتا۔

اخیر میں پروفیسر اسد ملک نے اہم باتیں کیں اور سیشن کو جامع انداز میں ختم کیا۔ اس کے بعد سوالات وجوابات کا سیشن ہوا۔ ڈاکٹر سبھرادیتا سرکار، ایسوسی ایٹ پروفیسر، فیکلٹی آف لا، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے اس سیشن کی نظامت کے فرائض انجام دیے۔ پروفیسر فیض الرحمان اور ڈاکٹر علیشہ خاتون نے فیکلٹی کے دوسرے طلبہ کے ساتھ مل کر اس اہم پروگرام کے انعقاد میں کافی محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ اس اشتراکی کوشش سے قانونی بحث ومباحثہ کے لیے فعال اور متحرک ماحول کی فراہمی اور اس کے فروغ کے تئیں جامعہ کا عہد جھلکتا ہے۔

اخیر میں جناب شیوم اور محترمہ زوبیہ نے اختتامی سیشن کی نظامت کے فرائض بحسن وخوبی انجام دیے اور سیشن کا اختتام فیکلٹی کے پروفیسروں کے اظہار تشکر کے ساتھ ہوا جس میں پینل کے شرکا کو مومینٹو بھی پیش کیے گئے۔

تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی